مفتی ذاکر حسن نعمانی
استاذ حدیث وتخصص جامعہ عثمانیہ پشاور

سیکولرازم کی ایک جھلک

سیکولرازم کا معنی ہے دنیویت، جس کا اثر ہے لادینیت، دینی احکام سے آزاد آدمی کو سیکولر (Secular) کہتے ہیں۔ اس دور کا سب سے بڑا اور خطرناک فتنہ سیکولرازم ہے کیونکہ اس کا آخری نتیجہ مذہب سے مکمل آزادی اور بے زاری ہے۔ سیکولرازم کوئی ایسا مذہب اور مسلک نہیں کہ جو کوئی اس سے متاثر ہوجائے، تو یکدم کافر بن جائے، بلکہ اس کے بے شمار درجے ہیں۔ مسلمان رہتے ہوئے بھی آدمی سیکولرازم کا شکار ہوسکتا ہے۔

موجودہ دور میں مسلمانوں کی اکثریت سیکولرازم سے کسی نہ کسی درجہ میں متاثر ہے، بلکہ مبتلا ہے۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے سیکولرازم کو ایک اور انداز میں بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ انسان کو آخرت کی سعادت سے محروم کرنے والے تین حجاب ہیں ان میں سے ایک حجاب (پردہ) حجاب الدنیا ہے، یعنی دنیا کی محبت کی وجہ سے اس میں جب آدمی گھس جاتا ہے تو آخرت آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی ہے، انسان آخرت سے غافل ہوجاتا ہے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ حجاب دنیا میں بڑے بڑے عقل مند پھنستے ہیں، کامل عقل والے بیدار لوگ ہوتے ہیں، ہر وقت طبیعت کے تقاضوں میں مبتلا نہیں رہتے وہ فرصت کے کچھ لمحات نکال لیتے ہیں جن میں نفس کے تقاضے تھم جاتے ہیں۔ ان کے دل میں نفسانی تقاضوں کے علاوہ دوسری چیزوں کی گنجائش نکل آتی ہے، ان کے دل میں قوت عاقلہ اور قوت عاملہ کے مناسب حال علوم وکمالات کی تحصیل کا شوق بھی انگڑائیاں لیتا ہے اور وہ اس کو ضروری سمجھتے ہیں، مگر یہ لوگ جب بصیرت کی آنکھ کھولتے اور ہوش سنبھالتے ہیں تو سب سے پہلے ان کی نگاہ ماحول پر پڑتی ہے وہ دیکھتے ہیں کہ لوگوں کے پاس شاندار کوٹھیاں ہیں، بہترین کاروبار ہیں، خوبصورت بیویاں اور خوش شکل اولاد ہے، شاندار پوشاک اور لباس ہے، عیش وعشرت کی زندگی گزارتے ہیں، اور فصاحتوں اور صنعت وحرفت میں مقابلہ بازیاں کرتے ہیں، تو یہ چیزیں اسکو بے حد پسند آجاتی ہیں اور وہ اس کے دلدادہ ہوجاتے ہیں اور عزم وہمت اور کامل توجہ سے وہ دنیا کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں اور اپنی قوم کیساتھ دنیا کی دوڑ میں شریک ہوجاتے ہیں، یہ حجاب دنیا ہے (رحمۃ اللہ الواسعہ)

سیکولرازم (دنیویت) کے اس خطرناک فتنہ سے قرآن وحدیث نے بڑے واضح انداز سے آگاہ کیا ہے صرف دو آیات پر اکتفا کرتا ہوں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ○ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ (ال عمران: ۱۹۷-۱۹۶)

(اے طالب حق!) تجھ کو ان کافروں کا (حظوظ دنیا کے لیے) شہروں میں چلنا پھرنا مغالطہ میں نہ ڈال دے (کہ اس حالت کی کچھ وقعت کرنے لگے یہ) چندروزہ بہار ہے (کیونکہ مرتے ہی اس کا نام ونشان بھی نہ رہے گا، پھر (انجام یہ ہوگا کہ) ان کا ٹھکانہ (ہمیشہ کے لیے) دوزخ ہوگا اور وہ براہی آرام گاہ ہے۔ (بیان القرآن)

اس آیت کا حاصل یہ ہے کہ کفار کے اس عیش وآرام کی طرف حرصاً (لالچ) حزناً (رنج وغم) یا غیظاً (غصہ) التفات نہ کرو، کیونکہ ان کا انجام ہمیشہ جہنم ہے، اللہ تعالیٰ کا ایک اور ارشاد ہے:

وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (ال عمران: ۱۸۵)

اور دنیوی زندگی تو کچھ بھی نہیں صرف (ایسی چیز ہے جیسے) دھوکہ کا سودا (ہوتا) ہے۔ جس کی ظاہری آب وتاب کو دیکھ کر خریدار پھنس جاتا ہے، بعد چندے اس کی قلعی کھل جاتی ہے۔ اسی طرح دنیا کی چمک دمک سے دھوکہ کھا کر آخرت سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ (بیان القرآن)

دنیا برائے آخرت

دنیا ہماری ضرورت ہے، اس کے بغیر جینا مشکل ہے، اس کی ہر شے آخرت کیلئے معاون ہے، دنیا کی ہر چیز سے آخرت کا تعاون حاصل کرنا چاہیے، لیکن سیکولرازم والوں نے دنیا کو مقصود بنالیا ہے، یعنی دنیا برائے دنیا حالانکہ دنیا برائے آخرت تھی۔

سیکولرازم کے اثرات

ہماری انفرادی اور اجتماعی سوچ وفکر اور زندگی روز بروز سیکولر ہوتی چلی جارہی ہے۔

(۱) نئی نئی بستیاں بہترین نقشوں کے ساتھ بن رہی ہیں، لیکن سڑکوں اور گھروں کے نقشے قبلہ رُخ نہیں ہوتے، کیونکہ ماسٹر پلان میں قبلہ کی رعایت نہیں ہوتی، گھروں میں نماز پڑھنے کے لیے قبلہ کا صحیح رُخ متعین کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مسجد سے باہر جو لوگ کھلے پارک، چمن یا کسی سڑک کے کنارے پر نماز پڑھتے ہیں تو انکو قبلہ معلوم نہیں ہوتا۔ نہ ان کیلئے کوئی قبلہ درست کر

سکتا ہے، سب اپنے اندازے سے قبلہ رخ ہوکر نماز پڑھتے ہیں ،ایسی قبلہ سٹی بنانے میں کیا مشکل ہے۔مشکلات یا حرج نہیں صرف سوچ دینی نہیں ، بلکہ دنیوی (سیکولر) سوچ ہے۔

(۲) لوگ بڑے بڑے گھر بناتے ہیں ،جن میں معاشرتی تمام ضروریات کی رعایت ہوتی ہے، لیکن گھر میں قبلہ رخ مصلی نہیں بناتے ۔وضواور استنجا کے لیے جگہ نہیں بناتے ،مرکب بیت الخلاء بناتے ہیں ، پاخانہ، غسل خانہ اور وضو خانہ ایک ہی ہوتا ہے،اور پھر واش بیسن کے سامنے کھڑے ہو کر وضو کرتے ہیں، استنجاء، وضو، غسل اور پاخانہ میں اسلامی آداب کی رعایت مشکل ہوتی ہے، تمام مسلمانوں کو چاہیے اور خاص کر جو بڑی بڑی کوٹھیاں بناتے ہیں انہیں چاہیے کہ نقشوں میں اسلامی سوچ کو شامل کریں۔

(۳) اکثر سرکاری تعمیرات میں مساجد کا تصور نہیں ، الگ مسجد نہیں بناتے ، اسی تعمیر میں کسی کمرہ کو مصلی بنا دیتے ہیں جو قبلہ رُخ بھی نہیں ہوتا، اس لیے کہ آبادی قبلہ رخ نہیں ہوتی تو اس کمرے میں ٹیڑھی ٹیڑھی صفیں بچھا دی جاتی ہیں، ان تمام تعمیرات میں مسجد کو ضرورت ہی نہیں سمجھتے ،اس لیے کہ سوچ اسلامی نہیں بلکہ سیکولر ہے، مسجد کا اضافی خرچہ کون برداشت کرے، مسجد کے لیے فنڈ مختص نہیں کرتے۔

(۴) ریل گاڑی میں نماز اور وضو کی پوری سہولت نہیں ہوتی ،کوئی سیٹ پر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے،کوئی تیمم کرتا ہے وہ بھی اس چادر پر جس میں گرد کا نام ونشان بھی نہیں ہوتا۔حکومت کو چاہیے کہ ریل میں نماز کی پوری سہولت مہیا کرے،نماز کے اوقات سے مقامی وقت کے لحاظ سے لوگوں کو آگاہ کرنا۔قبلہ کی تعین میں مسافروں کا تعاون کرنا چاہیے۔سنا ہے کہ اب بعض ریل گاڑیوں میں یہ سہولت موجود ہے۔ریل اور اس کا نظام انگریزوں کا بنایا ہوا ہے، جب ملک اسلامی ہے تو سوچ بھی ہر چیز میں اسلامی ہونی چاہیے ،غیر اسلامی ممالک میں بھی سوچ اسلامی ہو،سیکولر نہ ہو تو کام چل جاتا ہے۔

(۵) بعض ہوائی جہازوں میں اب نماز کی سہولت موجود ہے لیکن بعض میں اب بھی نہیں ۔بیت الخلائیں انتہائی تنگ ہوتی ہیں،وضو اور پاخانہ انتہائی مشکل ہوتا ہے،انگلش اسٹائل پاخانہ ہوتا ہے، پھر اس کے استعمال کا طریقہ بھی اکثر مسافر نہیں جانتے ،ہوائی کمپنیوں کو چاہیے کہ ہوائی جہاز ڈیمانڈ کے ساتھ ایسے بنائیں جن میں اسلامی اور مذہبی ضروریات کی رعایت ہوتا کہ نماز ،وضو آسانی سے ہوسکے ۔پاخانہ میں اسلامی آداب کی رعایت ہو۔حال ہی میں شاہین ایئر لائن میں

عمرہ کا سفر ہوا۔ واپسی پر ایک صاحب نے ہوائی جہاز میں صبح کی آذان دی۔ عملہ کا ایک فرد آیا اس نے مؤذن کو مہذب انداز میں منع کیا، آپ نے ایسا کیوں کیا، ہوائی جہاز کے لاؤڈ اسپیکر میں اعلان ہوا کہ بیت الخلاء میں وضو نہیں کرنا، تمام مسافر نماز تیمم کے ساتھ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ کر پڑھو۔ عملہ والوں کو ان مسائل کا علم ہی نہیں تھا کہ تیمم کیسے کریں، بیٹھ کر نماز کیسے پڑھیں، بغیر قبلہ کے تعین کے نماز کیسے ہوتی ہے، بہر حال میں نے عملہ کے اس فرد کے ساتھ دینی حوالہ سے کچھ باتیں کیں، وہ نہیں مانا اور کہنے لگا، یہ ہماری کمپنی کی پالیسی کے خلاف ہے، جب کھانا کھلانے کا وقت آیا تو میں نے انکار کر دیا کہ جس جہاز میں نماز کی سہولت نہیں میں ان کا کھانا نہیں کھاتا اور عملہ کے اس فرد سے کہا کہ آپ کی ائیر لائن میں ان شاء اللہ آئندہ سفر نہیں کروں گا۔ لوگوں کو بھی منع کروں گا اور آپ کے خلاف اخبارات اور دینی رسائل میں مضمون بھی لکھوں گا۔

تھوڑی دیر بعد عملہ کا وہ فرد میرے پاس آیا اور مجھے اپنے ساتھ لے گیا کہا کہ بیت الخلاء میں وضو کر کے اعضاء خشک کر لیں تا کہ کسی کو پتہ نہ چلے، باہر میرا انتظار کرتا رہا۔ پھر مجھے اپنے ساتھ لے گیا اور قبلہ رخ جائے نماز بچھائی اور کہا کہ صبح کا وقت ہو چکا ہے نماز پڑھ لو۔ صرف میں نے اسلامی احکامات کی رعایت کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر ایک کپ کالی چائے پی لی۔ میں نے اس سے کہا کہ آپکو چاہیے کہ نماز کا مقامی وقت، قبلہ کا تعین، نماز اور وضو کی سہولت لوگوں کو مہیا کریں، یہ اسلامی ملک ہے اور مسافر مسلمان ہیں، نیکی کے کام میں تعاون کرو، آپ الٹا مسلمانوں کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔ بعض مسافر بھی عملہ کے اس فرد کے ہم خیال بن کر تائید کرنے لگے ان کو تو میں نے سمجھا کر بٹھا دیا۔ بہر حال یہ سب کچھ غیر اسلامی اور سیکولر سوچ کا نتیجہ ہے۔

(٦) اب آیئے ذرا مسلم ممالک کی سوچ کی طرف، کفار کی طرح ان کی مجموعی سوچ بھی سیکولر ہے۔ پورا بجٹ دنیاوی امور کے لیے مختص ہوتا ہے، حالانکہ فنڈ کا کچھ حصہ بقدر ضرورت ضروری دینی امور کیلئے مختص ہونا چاہیے۔ عجیب بات ہے، ملک اسلامی ہے، سربراہ مسلمان ہوتا ہے، اداروں کے چلانے والے مسلمان ہوتے ہیں لیکن سوچ اور سب کام سیکولر ہوتے ہیں، ان حضرات نے تعلیم بھی سیکولر اداروں میں حاصل کی ہوتی ہے۔

ممکن ہے کسی کے ذہن میں سوال ہو کہ ہمارے تعلیمی ادارے کیوں سیکولر ہیں، اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے نصاب تعلیم میں دینی تعلیم و تربیت کا بہت بڑا فقدان ہے۔ پڑھانے والوں کی سوچ مکمل اسلامی نہیں ہوتی، وہ سمجھتا ہے کہ میں صرف فن پڑھاتا ہوں، حالانکہ ہر قسم کی فنی تعلیم کے ساتھ

اسلامی تعلیم وتربیت خاص کر اخلاق کے حوالہ سے ضروری ہے۔ ان اداروں سے فارغ التحصیل جب کسی عہدہ پر فائز ہوکر کام کرتا ہے تو تمام کاموں میں اسلامی امور کی رعایت نہیں کرتا۔ اس کا خیال ہوتا ہے کہ شاید اسلامی رہنمائی کا تعلق صرف عبادات کے ساتھ ہے، تجارت، حکومت، سیاست اور عدالت سے کوئی تعلق نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ ادارے سیکولر بن گئے ہیں۔ ان اداروں میں جب کوئی اسلامائزیشن کا نام لیتا ہے تو ان کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں کہ یہ کہاں کی مصیبت آگئی۔ حالانکہ اسلامی امور کی جہاں بھی رعایت رکھی جائے وہاں راحت ہی راحت ہوتی ہے۔ سیکولرازم کی وجہ سے لوگ مال وجاہ کے مرض میں مبتلاء ہوگئے ہیں، ہمارے ملک کا ایک لیڈر جو مستقبل میں وزیر اعظم بننے کے خواب دیکھتا ہے کہتا ہے کہ الحمدللہ میں آزاد مسلمان ہوں حالانکہ مسلمان قیدی کی طرح اسلامی احکامات کا پابند ہے آزادی اور پابندی میں تو تضاد ہے۔

سیکولر سوچ سے بچنے کیلئے ہر بچے کو اقبال سمجھ کر ابتداء سے کسی مولوی میر حسن کے حوالہ کرنا چاہیے، علامہ اقبال کفار کی اعلیٰ یونیورسٹیوں کا اعلیٰ تعلیم یافتہ تھا، لیکن سیکولر نہیں تھا، وجہ یہ ہے کہ ابتداء سے اسکو مولوی میر حسن جیسا عالم ملا تھا جس سے اقبال متاثر تھا اور اسی کا تذکرہ ہر جگہ کیا کرتا تھا۔

شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک سیکولرازم سے بچنے کا طریقہ

فرماتے ہیں کہ تمام دنیوی معاملات کے ساتھ ذکر الٰہی شامل کر دیا جائے یا باقاعدہ دعائیں یاد کرائی جائیں کہ صبح وشام میں، کھانے سے پہلے، اور بعد میں، بیت الخلاء جاتے وقت اور نکلتے وقت، گھر میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت، سوتے اور جاگتے وقت یہ دعائیں پڑھائی جائیں۔ معاملات کے لیے شرعی حدود وقیود کی پابندی کرائی جائے یعنی جائز وناجائز کا خیال رکھا جائے، اس طرح دنیا کی ہر چیز عبادت بن جائیگی، اللہ تعالیٰ کو کسی وقت بھی نہیں بھولے گا، اور دنیا میں انہماک کی برائیوں سے بچ جائیگا۔

دوسرا طریقہ

لوگ رضامند ہوں یا نہ ہوں تمام عبادات کو ضروری قرار دیا جائے، ان کے ترک پر ملامت اور سزا کا کوئی مناسب قانون بنایا جائے، ان تدبیروں سے دنیویت (سیکولرازم) کی برائی اور اثرات ختم ہوجائیں گے، اس طرح دنیا، دنیا نہیں رہے گی، بلکہ دین بن جائیگی، مسلمان کی ایسی زندگی کفار کو متاثر کریگی۔ ان کے دلوں میں اسلام کی حقانیت اور عظمت پیدا ہوگی۔ یا بہ الفاظ دیگر ایسا مسلمان حال و کردار کا مبلغ بن جائے گا صرف قال اور گفتار کا مسلمان اور مبلغ نہیں رہے گا۔